دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com

حوالہ/Ref   تاریخ/Date

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں توحیدِ الٰہی کا ایمان افروز تذکرہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 03/اپریل 2026ء (۳؍شہادت ۱۴۰۵ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دنیا میں توحید کے قیام کے لیے درد، کوشش اور جرأت اور شرک کے ہر پہلو کے مقابل پر ایک مضبوط چٹان کی طرح کھڑے ہو جانے اور ہر قوم کے شرکیہ خیالات کے خلاف کھڑا ہو جانے اور حق گوئی کے بارے میں ہم پہلے پڑھتے رہے ہیں۔

اس حوالے سے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خیال کرنا چاہیے کہ کس استقلال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے دعویٰ نبوت پر باوجود پیدا ہو جانے ہزاروں خطرات اور کھڑے ہو جانے لاکھوں معاندوں اور مزاحموں اور ڈرانے والوں کے، اوّل سے اخیر دم تک ثابت اور قائم رہے۔

فرمایا کہ پھر صاف گوئی اس قدر کہ توحید کا وعظ کر کے سب قوموں اور سارے فرقوں اور سارے جہان کے لوگوں کو جو شرک میں ڈوبے ہوئے تھے مخالف بنا لیا... سوچنا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یک لخت ہر ایک خویش و بیگانہ سے بگاڑ لینا اور صرف توحید کو جو ان دنوں میں اس سے زیادہ کوئی نفرتی چیز نہ تھی اور جس کے باعث صدہا مشکلیں پڑتی جاتی تھیں بلکہ جان سے مارے جانا نظر آتا تھا۔ مضبوط پکڑ لینا یہ کس مصلحتِ دنیوی کا تقاضہ تھا۔

فرمایا کہ ماسوا اس کے جب عاقل آدمی ان حالات پر غور کرے کہ وہ زمانہ کہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مبعوث ہوئے حقیقت میں ایسا زمانہ تھا کہ جس کی حالتِ موجودہ ایک بزرگ اور عظیم القدر مصلح ربانی اور ہادی آسمانی کی اشد محتاج تھی اور جو

جو تعلیم دی گئی وہ بھی واقع میں سچی اور پاک تھی جس کی نہایت ضرورت تھی۔

حضورؑ فرماتے ہیں کہ توحید جو مدار نجات کا ہے کس کتاب کے ذریعہ سے دنیا میں سب سے زیادہ شائع ہوئی... بھلا کوئی بتلائے تو سہی کیا انجیل سے توحید دنیا میں پھیلی ہے؟ عیسائی جن کی تعلیمات ہی تین خداؤں پر منحصر ہے وہ کیونکر توحید کے منادی ہونگے۔ ان کی نظر میں فرضی بہشت یورپ کی دو بزرگ قوموں روسیوں اور انگریزوں کو نصف نصف کر کے دی جائے گی اور اب اس میں بھی اور بڑے ملک تقسیم ہو گئے ہیں۔ امریکہ والے بھی کہتے ہیں بلکہ اب تو یہاں تک کہا جانے لگ گیا ہے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ مسیح کی آمدِ ثانی ہے۔ انا اللہ۔ اور موحدین انکی نظر میں آگ میں ڈالے جائیں گے۔

آج صفحہ دنیا میں وہ شے کہ جس کا نام توحید ہے بجز امّت آنحضرت ﷺ کے اور کسی فرقے میں پائی نہیں جاتی اور بجز قرآن شریف کے کسی اور کتاب کا نشان نہیں ملتا جو کروڑہا مخلوقات کو وحدانیتِ الٰہی پر قائم کرتی ہو اور کمال تعظیم سے اس سچے خدا کی طرف راہبر ہو۔ ہر ایک قوم نے اپنا اپنا مصنوعی خدا بنا لیا ہے اور مسلمانوں کا وہی خدا ہے جو قدیم سے لازوال اور غیر مبدّل اور اپنی ازلی صفتوں میں ایسا ہی ہے جو پہلے تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اس زمانے میں مبعوث ہوئے تھے کہ جب تمام دنیا میں شرک اور گمراہی اور مخلوق پرستی پھیل چکی تھی اور تمام لوگوں نے اصولِ حقہ کو چھوڑ دیا تھا اور صراطِ مستقیم کو بھول بھلا کر ہر یک فرقے نے الگ الگ بدعتوں کا راستہ لے لیا تھا۔ عرب میں بُت پرستی کا نہایت زور تھا۔ فارس میں آتش پرستی کا بازار گرم تھا، ہند میں علاوہ بت پرستی کے اور ہزارہا طرح کی مخلوق پرستی پھیل گئی تھی۔ پس آنحضرت ﷺ کا ایسی عام گمراہی کے وقت مبعوث ہونا کہ جب خود حالت موجودہ زمانے کی خود ایک بزرگ معالج اور مصلح کو چاہتی تھی اور ہدایتِ ربانی کی کمال ضرورت تھی ایسے میں آپؐ کا ظہور فرما کر ایک عالَم کو توحید اور اعمالِ صالحہ سے منوّر کرنا اور شرک اور مخلوق پرستی کا جو امّ الشرور ہے قلع قمع کرنا اس بات پر صاف دلیل ہے کہ آنحضرت ﷺ خدا کے سچے رسول ہیں اور آپؐ سب رسولوں سے افضل ہیں۔

فرمایا: جب لوگ خدا کا رستہ بھول جاتے ہیں اور خدا اور توحید پرستی کو چھوڑ دیتے ہیں تو خداوند تعالیٰ اپنی طرف سے کسی بندے کو بصیرتِ کامل عطا فرما کر اور اپنے کلام اور الہام سے مشرف کر کے بنی آدم کی ہدایت کے لیے بھیجتا ہے کہ تا جس قدر بگاڑ ہو گیا ہے اس کی اصلاح کرے اور اس میں اصل حقیقت یہ ہے کہ پروردگار جو قیوم عالَم کا ہے اور جو دنیا کو قائم رکھنے والا ہے اور بقا و وجود عالَم کا اسی کے سہارے ہے اور آسرے سے ہے کسی اپنے فیضان رسانی کی صفت کو خلقت سے دریغ نہیں کرتا اور نہ بیکار اور معطل چھوڑتا ہے بلکہ ہر یک صفت اس کی اپنے موقعے پر فی الفور ظہور پذیر ہو جاتی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پھر اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آپؐ کے عاشقِ صادق کو خدا

تعالیٰ نے توحید کے قیام کے لیے مامور کیا۔اس زمانے میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ جو مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں آپؑ کی تعلیم اور سنت کا عملی نمونہ تھے اور آپؑ کا دل ہی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے پھیلانے کے لیے ایک درد سے بھرا ہوا تھا۔

چنانچہ ہمیں آپؑ کی تحریرات اور آپؑ کی عملی زندگی میں اس کی بہت سی مثالیں نظر آتی ہیں جن میں سے چند ایک مَیں پیش کرتا ہوں۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا ہمارے ساتھ بھی عجیب معاملہ ہے ہمارا یہ الہام کہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَ تَفْرِیْدِیْ ایک نئی طرز کا الہام ہے۔ہم نے اب سے پہلے کسی الہامی عبارت میں اس قسم کے الفاظ نہیں دیکھے۔ اس کے معنی جو ہمارے خیال میں آتے ہیں کہ ایسا شخص بمنزلہ توحید ہی ہوتا ہے جو ایسے وقت میں مامور ہو کہ جب دنیا میں توحیدِ الٰہی کی انتہائی ہتک کی گئی ہو اور نہایت ہی حقارت سے دیکھا جاتا ہو۔ایسا شخص مجسم توحید ہی ہوتا ہے۔

شرک اور اس کی باریک اقسام کا ذکر کرتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں یہ بھی چاہیے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو، نہ سورج نہ چاند، نہ آسمان کے ستارے، نہ ہوا نہ آگ، نہ پانی، نہ کوئی اور زمین کی چیز معبود ٹھہرائی جائے اور نہ دنیا کے اسباب کو ایسی عزّت دی جائے اور ایسا ان پر بھروسہ کیا جائے جو گویا وہ خدا کے شریک ہیں، اور نہ اپنی ہمت اور کوشش کو کوئی چیز سمجھا جائے کہ یہ بھی شرک کی قسموں میں سے قسم ہے بلکہ سب کچھ کر کے یہ سمجھا جائے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا اور نہ اپنے علم پر کوئی غرور کیا جائے اور نہ اپنے عمل پر ناز بلکہ اپنے تئیں فی الحقیقت جاہل سمجھیں اور کاہل سمجھیں اور خدا تعالیٰ کے آستانے پر ہر ایک وقت روح گری رہے۔انسان کا علم کسی معلم کا محتاج ہے اور پھر محدود ہے مگر اُس (خدا) کا علم کسی کا محتاج نہیں ہے۔

حضور فرماتے ہیں: آج کل کے زیر اثر بعض دفعہ بچوں میں بھی یہ سوال اٹھتے ہیں اور لکھتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا۔اللہ تعالیٰ کہاں سے آیا۔شاید بڑے ان کو بتاتے ہیں یا خود ان کے ذہنوں میں سوال اٹھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی صفات ایسی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور لامحدود ہے اس لئے وہ اسی نے ہر ایک کو پیدا کیا ہے اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔جو بھی ایک تصور پیدا ہو سکتا ہے کسی آخری چیز کا جو خود بخود وجود میں آئی وہ خدا تعالیٰ ہی ہے

فرمایا: حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ وہ بت ہو خواہ انسان ہو، خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر یا اپنا مکر فریب ہو منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا کوئی رازق نہ ماننا کوئی معزّ اور مذل خیال نہ کرنا، کوئی ناصر و مددگار قرار نہ دینا، اور دوسرا یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا اپنی عبادت اسی سے خاص کرنا اپنی امیدیں اسی سے خاص رکھنا، اپنا خوف اسی سے خاص کرنا۔پس کوئی توحید بغیر ان تین قسموں کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی۔اوّل یہ کہ ذات کے لحاظ سے توحید تمام

موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا، دوم صفات کے لحاظ سے توحید یعنی ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذاتِ باری کے کسی میں قرار نہ دینا۔ تیسرے اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید یعنی محبت وغیرہ شعارِ عبودیت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اور اسی میں کھوئے جانا۔

فرمایا: خدا نے قرآن کریم میں سچ فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ اس افتراء سے آسمان پھٹ جائے کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا جاتا ہے۔ میرا اس درد سے یہ حال ہے کہ اگر دوسرے لوگ بہشت چاہتے ہیں تو میرا بہشت یہی ہے کہ مَیں اپنی زندگی میں اس شرک سے انسانوں کو نجات پاتے اور خدا کا جلال ظاہر ہوتے ہوئے دیکھ لوں اور میری روح ہر وقت دعا کرتی ہے کہ اے خدا! اگر مَیں تیری طرف سے ہوں اور تیرے فضل کا سایہ میرے ساتھ ہے تو تُو مجھے یہ دن دکھلا کہ حضرت مسیحؑ کے سر سے یہ تہمت اٹھا دی جائے کہ گویا نعوذ باللہ انہوں نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے۔

ایک زمانہ گزر گیا کہ میری پنج وقت کی یہی دعائیں ہیں کہ خدا ان لوگوں کو آنکھ بخشے اور وہ اس کی وحدانیت پر ایمان لاویں اور اس کے رسول کو شناخت کر لیں اور تثلیث کے اعتقاد سے توبہ کر لیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ عیسائیت عملاً تو معدوم ہوتی جا رہی ہے، تثلیث کا نظریہ تو صرف اب ان کا کتابی نظریہ رہ گیا ہے۔ بہت کم ہیں جو پریکٹس کرنے والے ہیں، یورپ میں خاص طور پر، افریقہ اور جنوبی امریکہ میں ابھی بھی ہیں۔ لیکن جو تثلیث کے نظریے کو چھوڑ بھی رہے ہیں وہ بھی ایک خدا کو نہیں مانتے۔ پس توحید پر قائم کرنے کے لیے ہمیں جس حد تک کوشش ممکن ہو وہ کرنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ جس مقصد کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا تھا اور جس توحید کی تعلیم کا آنحضرت ﷺ نے اعلان فرمایا اس حقیقی توحید پر ہم عمل کرنے والے بھی ہوں اور دنیا میں پھیلانے والے بھی ہوں۔ کیونکہ دنیا کی بقا کا اب ایک یہی حل ہے۔

خطبے کے اختتام پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ اور مکرم ازرا گوعلی صاحب آف بورکینا فاسو کا ذکرِ خیر فرماتے ہوئے ہر دو مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَ ادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔